

# دلچسپی کے حامل افراد سے آبادیوں تک: پروفائلنگ کی صنعت کاری

پروفائلنگ کا ظہور۔ مخصوص ”دلچسپی کے حامل افراد“ کے ہدف شدہ، دستی جانچ پڑتال سے لے کر پوری آبادیوں کی خودکار، مسلسل نگرانی تک۔ طاقت کے استعمال، ٹیکنالوجی کے کردار، اور انفرادی خود مختاری کی حدود میں سب سے گہرے تبدیلیوں میں سے ایک کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو ایک بار اہم انسانی کوشش، ادارہ جاتی ترجیحات، اور جان بوجھ کر انتخاب کی ضرورت رکھتا تھا، وہ روزمرہ زندگی کے ضمنی نتیجے کے طور پر اربوں لوگوں کے رویے کی ڈیٹا کو حقیقی وقت میں پیدا کرنے، جمع کرنے اور تجزیہ کرنے والی ہموار انفراسٹرکچر میں تبدیل ہو گیا ہے۔

یہ تبدیلی صرف ٹیکنالوجی سے طے شدہ نہیں تھی۔ یہ بیوروکریٹک توسیع، بار بار آنے والی سیکورٹی بحرانوں، ڈیٹا کی تجارتی کاری سے جڑے معاشی محرکات، اور ڈیٹا اکٹھا کرنے، ذخیرہ کرنے اور استنباط کی حاشیائی لاگت میں مسلسل کمی کے باہمی تعامل سے پیدا ہوئی۔ نتیجہ صرف ”زیادہ نگرانی“ نہیں، بلکہ ایک معیاراً مختلف نظام ہے: جو قدرتی رکاوٹ کو بغیر رکاوٹ کے پیمانے سے بدلتا ہے، انسانی صوابدید کو الگور تھمک آٹومیشن سے، اور چند کے استثنائی شک سے بہت سے کی بنیادی مشاہدے سے۔

اس کے مرکز میں ایک بنیادی تبدیلی ہے: پروفائلنگ ایک دستکاری۔ منتخب، محنت طلب، اور وضاحتی۔ سے ایک صنعتی عمل۔ عالمگیر، خودکار، اور پیش گوئی کرنے والا۔ میں منتقل ہو گئی۔ جو آگے آتا ہے وہ اس تبدیلی کا تعاقب کرتا ہے، ان لمحات کی نشاندہی کرتا ہے جہاں رکاوٹیں ختم ہوئیں اور نئی صلاحیتوں نے مسلسل، آبادی کی سطح پر استنباط کے نظام میں شکل اختیار کی۔

## I. بنیادیں: پروفائلنگ بطور منتخب، دستی عمل

پروفائلنگ، اپنے بنیادی ترین شکل میں، خصوصیات کے استنباط، رویے کی پیش گوئی، یا خطرے کی اقسام کی تفویض کے لیے معلومات کے منظم جمع اور تشریح پر مشتمل ہے۔ اس کی ابتدا قدیم دور تک پھیلی ہوئی ہے۔

قدیم سلطنتوں نے مردم شماری نہ صرف ٹیکس یا بھرتی کے لیے کی، بلکہ درجہ بندی کے لیے بھی۔ رومی حکام اور چینی سلطنتی منتظمین نے آبادی کو پیشہ، وفاداری اور حیثیت کے مطابق ترتیب دیا، جس سے ابتدائی تعلقہ نقشہ پیدا ہونے جو ممکنہ خطرات کی نشاندہی کر سکتے تھے۔ مذہبی اداروں نے پیدائش، شادیوں، اعترافات اور اخلاقی رویے کے ریکارڈز برقرار رکھے، جس سے اثر و رسوخ اور انحراف کی نیٹ ورکس ظاہر ہونے والی ابتدائی سماجی گرافس تیار ہوئیں۔

تاہم ان نظاموں میں ایک واضح پابندی تھی: معلومات مہنگی تھیں۔ ڈیٹا اکٹھا کرنے، تصدیق کرنے، ذخیرہ کرنے اور تشریح کرنے کے لیے اہم انسانی محنت درکار تھی۔ نتیجتاً، پروفائلنگ منتخب، وقفے وقفے سے اور محدود رہی۔ یہ اشرافیہ، مخالفین یا حکمت عملی طور پر متعلقہ گروہوں پر توجہ مرکوز رکھتی تھی۔ نہ کہ پوری آبادی پر۔

ابتدائی جدید یورپ میں بھی یہ منتخبیت برقرار رہی جبکہ ریاستیں اپنے نگرانی کے آلات کو وسعت دے رہی تھیں۔ انٹیلی جنس کی کوششیں مرتدین، سیاسی حریفوں، اسمگلروں اور غیر ملکی ایجنٹوں کو خبر رساں، روکے گئے خطوط اور جسمانی نگرانی کے ذریعے نشانہ بناتی تھیں۔ فرانس اور دیگر ریاستوں کے کیپٹن نوٹر۔ یا بلیک چیمبرز۔ نے اس نقطہ نظر کی علامت کی: کلرکوں کی ٹیمیں خطوط دستی طور پر کھولتیں، ان کی کاپیاں بناتیں اور انہیں ڈیلیوری کے لیے دوبارہ سیل کرتیں۔ یہ آپریشنز اپنی نوعیت میں محدود تھے۔ وہ اعلیٰ قدر والے اہداف پر توجہ مرکوز رکھتے تھے کیونکہ اس سے وسیع تر کچھ بھی لاجسٹک طور پر ناممکن تھا۔

اس مرحلے پر بھی، میٹا ڈیٹا کی طاقت کو واضح طور پر سمجھا جاتا تھا۔ مواصلات کے بارے میں معلومات۔ بھینچنے والا، وصول کرنے والا، وقت اور راستہ۔ مواد تک رسائی کے بغیر نیٹ ورکس اور ارادوں کو بے نقاب کر سکتی تھی۔ 1844 کی برطانوی پوسٹ آفس جاسوسی اسکینڈل نے اسے عوامی توجہ میں لایا۔ لندن میں جلاوطن اطالوی انقلابی جوزفے مازینی کو شبہ تھا کہ اس کے خطوط غیر ملکی طاقتوں کی درخواست پر حکام کھول رہے ہیں۔ اس نے اور اس کے حامیوں نے لفافوں کے اندر پاپی کے بیج اور ریت کے دانے ڈالے؛ جب خطوط بگڑے ہوئے پہنچے تو مازینی نے ریڈیکل ایم پی تھامس ڈنکلبے کو پارلیمنٹ میں مسئلہ اٹھانے پر مجبور کیا۔ نتیجے میں ہونے والی اسکینڈل نے ہوم سیکریٹری سر جیمز گراہم کے جاری کردہ وارنٹس کے تحت خطوط کے منظم کھولنے کو بے نقاب کیا، جس سے غم و غصہ، پارلیمانی تحقیقات اور آخر کار پوسٹ آفس کے خفیہ محکمے کے خاتمے کا باعث بنا۔ یہ جدید رازداری کے پہلے خوف میں سے ایک تھی اور اس نے واضح کیا کہ تعلقہ ڈیٹا اکیلے ہی ایسوسی ایشن کے نیٹ ورکس کو کیسے ختم کر سکتا ہے۔

اس کے جواب میں، "مراسلات کی رازداری" (Briefgeheimnis, secret de la correspondance) جیسی قانونی اصول پیدا ہوئے۔ ان اصولوں نے مواصلاتی ڈیٹا کے استعمال کو صرف آپریشنل مقاصد جیسے ڈیلیوری تک محدود کر دیا، نگرانی یا

پروفائٹنگ کے لیے ثانوی استحصال کی ممانعت کرتے ہوئے۔ بنیادی خیال سادہ مگر گہرا تھا:

مخصوص کام کے لیے پیدا کی گئی ڈیٹا کو افرادی نیٹ ورکس کے وسیع پروفائٹز بنانے کے لیے دوبارہ استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔

یہ اصول صدیوں تک گونجتا رہا۔ تاہم ٹیکنالوجی اور ادارہ جاتی دباؤ کے تحت آخر کار ختم ہو گیا۔

## II. بیوروکریٹک صدی: آٹومیشن کے بغیر توسیع

یسویں صدی نے پروفائٹنگ کو ڈرامائی طور پر وسعت دی جبکہ اس کی پرانی پابندیوں کو برقرار رکھا۔ کل جنگ کی ضروریات نے غیر معمولی معلومات اکٹھا کرنے کا مطالبہ کیا۔ میل سنسر شپ، سگنل انٹیلی جنس اور کوڈ بریکنگ نے نگرانی کو اشرافیہ سے آگے وسیع آبادیوں تک پھیلا دیا۔ نیشنل سیکورٹی ایجنسی جیسی اداروں نے بڑے پیمانے پر انٹر سپیشن کو مستقل شکل دی، جبکہ ملکی ایجنسیوں نے سیاسی گروہوں، مشتبہ رادیکلوں اور مجرمانہ نیٹ ورکس پر وسیع فائلیں تیار کیں۔

تاہم پروفائٹنگ بنیادی طور پر ہدف شدہ رہی۔ وائرٹس مخصوص افرادی لائنز سے منسلک تھے۔ انٹیلی جنس فائلیں انسانی تجزیہ کاروں کے ذریعے تیار کی جاتی تھیں۔ حجم میں اضافے کے باوجود، انسانی توجہ ہی رکاوٹ رہی۔

ابتدائی کمپیوٹنگ سسٹمز (1950 کی دہائی-1970 کی دہائی) نے ریکارڈ رکھنے کے پیمانے کو تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ حکومتوں اور کاروباروں نے ویلفیئر رولز، کریڈٹ ہسٹری اور مجرمانہ ڈیٹا بیسز کو ڈیجیٹل کیا، جس سے تیز بازیافت اور کراس ریفرنسنگ ممکن ہوئی۔ لیکن یہ سسٹمز اب بھی الگ الگ ریکارڈز پر کام کرتے تھے، نہ کہ رویے کی مسلسل سٹریموں پر۔

1970 کی دہائی تک، مرکزی "ڈیٹا بینکس" کے بارے میں خدشات نے قانونی رد عمل پیدا کیا۔ 1974 کا یو ایس پرائیویسی ایکٹ اور ابتدائی یورپی ڈیٹا پروٹیکشن قوانین نے مقصد کی حد بندی، ڈیٹا کی کم سے کم کاری اور شفافیت کے اصول متعارف کروائے۔ ان فریم ورکس نے مراسلات کی رازداری کے منطق کو ڈیجیٹل دور میں وسعت دی۔

تاہم، وہ ایک اہم مفروضہ پر بنائے گئے تھے: کہ ڈیٹا اکٹھا کرنا محدود اور وقفہ وقفہ والا ہے۔ انہوں نے ریکارڈز کو منظم کیا۔ نہ کہ فلو کو۔ یہ مفروضہ جلد ہی ٹوٹنے والا تھا۔

## III. موٹر کی جگہ: ریکارڈز سے ڈیٹا ایگزاسٹ تک

فیصلہ کن وقفہ 1990 کی دہائی کے آخر اور 2000 کی دہائی کے آغاز میں انٹرنیٹ کے عروج کے ساتھ ہوتا ہے۔ نہ صرف مواصلات کے ذریعہ کے طور پر، بلکہ ایک ایسے انفراسٹرکچر کے طور پر جو مسلسل ڈیٹا پیدا کرتا ہے۔

ڈیجیٹل سسٹمز ڈیٹا ایگزاسٹ پیدا کرتے ہیں: عام سرگرمی کا ضمنی نتیجہ کے طور پر خود بخود بننے والی میٹا ڈیٹا۔ ہر کنکشن، کوئری، کلک اور حرکت ایسے نشانات پیدا کرتی ہے جنہیں نہ ہونے کے برابر لاگت پر لاگ، ذخیرہ اور تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ فیصلہ کن تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے:

پروفائلنگ ڈیٹا پر انجام دی جانے والی سرگرمی سے رک جاتی ہے اور ایک انفراسٹرکچر بن جاتی ہے جو اسے مسلسل پیدا کرتا ہے۔

انٹرنیٹ سروس پرووائیڈرز کنکشن لاگس، DNS کوئریز اور روٹنگ کی معلومات کو قبضے میں لیتے ہیں، جو مواد تک رسائی کے بغیر بھی رویے کے نمونوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ پوسٹل میٹا ڈیٹا - عارضی اور غیر مرکزیت والا - کے برعکس، ڈیجیٹل میٹا ڈیٹا مستقل، مرکزیت والا اور آسانی سے تلاش کرنے کے قابل ہے۔

اس انفراسٹرکچر کے اوپر، گوگل اور میٹا جیسی پلیٹ فارمز نے پروفائلنگ کو ایک بنیادی معاشی ماڈل میں تبدیل کر دیا۔ سرچ انجنز ارادے کو قبضے میں لیتے ہیں؛ سوشل نیٹ ورکس تعلقات کو نقشہ بناتے ہیں؛ موبائل ایکو سسٹمز حرکت کو ٹریک کرتے ہیں۔ ایمبیڈڈ ٹریکرز ویب کے وسیع حصوں میں نظر کو پھیلاتے ہیں۔ میٹا کے ٹریکنگ پکسلز، جو دنیا کی تقریباً ایک تہائی مشہور ویب سائٹس پر موجود ہیں، اپنے پلیٹ فارمز سے باہر سرگرمی کی نگرانی کرتے ہیں، اکثر صحت، مالیات یا سیاسی سیاق و سباق سے حساس سگنلز کو قبضے میں لیتے ہیں۔

اس ماحول میں ایک اہم اور اک پیدا ہوتا ہے:

مواد بڑی حد تک غیر ضروری ہو جاتا ہے۔ بہت سے معاملات میں، تعلق نمونے نہ صرف معنی کے پر کسی ہیں - بلکہ وہ خود مواد سے زیادہ تجزیاتی طور پر مفید ہیں۔

میٹا ڈیٹا صرف یہ نہیں بتاتا کہ مواصلات ہوئی؛ بلکہ یہ مواد کی احتمالی تعمیر نو کو ممکن بناتا ہے۔ کون کس سے بات کرتا ہے، کب، کتنی بار، اور کس وسیع سیاق میں - یہ بتاتا ہے کہ کیا بات ہو رہی ہے۔ عوامی طور پر دستیاب معلومات - مشترکہ تعلقات، پیشہ ورانہ کردار، سیاسی پوزیشنیں، سماجی روابط - ممکنہ تشریحات کی جگہ کو مزید تنگ کرتی ہیں۔

وقت کے ساتھ، یہ پابندیاں پیش گوئی کرنے والی بن جاتی ہیں۔ میٹا ڈیٹا صرف وضاحتی نہیں؛ بلکہ پیدا کرنے والا ہے۔ یہ مواد کے ساتھ صرف ساتھ نہیں چلتا۔ بلکہ اکثر اس کی نقل یا استنباط کر سکتا ہے، خاص طور پر بڑے پیمانے پر جمع کرنے پر۔

سرچ کو تیز ارادے کو ظاہر کرتی ہیں۔ مواصلات کی فریکوئنسی تعلق کی مضبوطی کو ظاہر کرتی ہے۔ مشترکہ مقام ایسوسی ایشن کو ظاہر کرتا ہے۔ کافی پیمانے پر، یہ سگنلز انتہائی درست رویے کے ماڈلز میں مل جاتے ہیں جو اکثر براہ راست مواد تک رسائی کو غیر ضروری بنا دیتے ہیں۔

کارپوریٹ سسٹمز رویے کو مینٹنیشن کے لیے بہتر بناتے ہیں؛ ریاستی سسٹمز اسے کنٹرول کے لیے محدود کرتے ہیں۔ لیکن دونوں ایک ہی بنیادی مشینری پر انحصار کرتے ہیں: بڑے پیمانے پر رویے کے استنباط کے ذریعے پیش گوئی۔

## IV. بغیر بھاگ کی شناخت: مستقل لنگر

صنعتی پروفائلنگ کی ایک متعین خصوصیت مستقل شناخت کا ظہور ہے۔

پرانی سسٹمز متغیر شناختوں۔ ناموں، دستاویزات، پتوں۔ پر انحصار کرتے تھے جنہیں تبدیل یا چھپایا جا سکتا تھا۔ جدید سسٹمز شناخت کو اوور لپنگ سگنلز سے دوبارہ بناتے ہیں:

- ڈیوائس فنکر پرنٹس
- رویے کے نمونے
- سماجی گرافس
- بائیومیٹرک مارکرز (چہرے، چال، آواز)

عوامی طور پر شیئر کی گئی تصاویر پائیدار لنگر کے طور پر کام کرتی ہیں۔ جب افراد اکاؤنٹس تبدیل کرتے ہیں یا pseudonym اپناتے ہیں تو بھی، چہرے کی شناخت کے سسٹمز۔ خاص طور پر ریاستی یا انٹیلی جنس سیاق میں۔ ڈیٹا سیٹس میں شناختوں کو دوبارہ جوڑ سکتے ہیں۔ تصاویر یا مشترکہ واقعات میں مشترکہ موجودگی استنباطی تعلقات کو مزید مضبوط کرتی ہے۔

نتیجہ گہرا ہے:

شناخت اب وہ چیز نہیں جو کوئی اعلان کرے، بلکہ وہ چیز ہے جو مسلسل استنباط کی جاتی ہے۔

یہ اس رکاوٹ کو ختم کر دیتا ہے جو پہلے نگرانی کو محدود کرتی تھی۔ شناخت کسی ایک سگنل پر منحصر نہیں؛ بلکہ متعدد میں سے تکرار سے پیدا ہوتی ہے۔

## V. فیوزن: ڈیٹا پوائنٹس سے اونٹولوجیز تک

اس ارتقاء کا اختتام ڈیٹا فیوزن ہے: مختلف ڈیٹا سیٹس کا متحد تجزیاتی سسٹمز میں انضمام۔

Palantir Technologies جیسی پلیٹ فارمز سرکاری ریکارڈز، مالی لین دین، سوشل میڈیا سرگرمی، لوکیشن ڈیٹا اور مواصلات کی میٹا ڈیٹا کو افراد اور نیٹ ورکس کے مربوط ماڈلز میں جمع کرتی ہیں۔ یہ سسٹمز متحرک اونٹولوجیز بناتے ہیں جو تجزیہ کاروں کو تعلقات کے بارے میں پوچھنے، نمونوں کا پتہ لگانے اور پیش گوئیاں پیدا کرنے دیتے ہیں۔

ایک ٹھوس مثال تبدیلی کو واضح کرتی ہے۔ امیگریشن انفورسمنٹ میں، Palantir کا Enhanced Leads

Identification and Targeting for Enforcement (ELITE) ٹول ممکنہ اہداف سے بھری نقشے بھرتا ہے، ویزا

ریکارڈز، روزگار ڈیٹا، فون میٹا ڈیٹا، سماجی روابط اور یہاں تک کہ Medicaid یا HHS ایڈریس کی معلومات سے "ایڈریس

کانفیڈنس سکورز" تفویض کرتا ہے اور ڈوسیمینز تیار کرتا ہے۔ افسران "ٹارگٹ رچ" محلات کی نشاندہی کر سکتے ہیں، افراد کو نشانہ

بناتے ہوئے نہ صرف براہ راست ثبوت کی بنیاد پر بلکہ اس لیے کہ ان کا رویے اور تعلق دستخط پہلے سے شناخت شدہ کیسز سے

ملتا ہے۔ اسی طرح کا فیوزن ImmigrationOS جیسی ٹولز میں نظر آتا ہے، جو سفر کی تاریخ، بائیومیٹرکس اور سماجی ڈیٹا کو

ترجیح کے لیے ضم کرتی ہے۔

شک اب دریافت نہیں کیا جاتا۔ بلکہ پیدا کیا جاتا ہے۔

پروفائلنگ حقیقت کی صرف دستاویز نہیں کرتی؛ بلکہ اسے فعال طور پر بناتی ہے احتمالی ایسوسی ایشنز کو سامنے لاتے ہوئے جو عملی

طور پر قابل عمل بن جاتی ہیں۔

## VI. وضاحت سے پیشگی روک تھام تک

روایتی پروفائلنگ بڑی حد تک پس منظر ہی تھی۔ یہ ماضی کے اعمال کی وضاحت کرتی تھی۔ کس نے جرم کیا، کس نے سازش

کی، کس نے خطر پیدا کیا۔

صنعتی پروفائلنگ پیش گوئی کرنے والی اور پیشگی روک تھام کرنے والی ہے۔ یہ شناخت کرتی ہے:

- کون جرم کر سکتا ہے
- جرم کہاں ہو سکتا ہے
- کون ڈیفالٹ کر سکتا ہے، رادیکلائز ہو سکتا ہے یا انحراف کر سکتا ہے

اس منطق کا اکثر **Minority Report** میں دکھائی گئی ویژن سے موازنہ کیا جاتا ہے، جہاں افراد جرم کرنے سے پہلے گرفتار کر لیے جاتے ہیں۔ جبکہ معاصر سسٹمز میں حتمی پیش بینی کی کمی ہے، ساختاری مشابہت واضح ہے: پیش گوئی کرنے والی پولیسنگ ٹولز تاریخی ڈیٹا، 911 کالز، لیسنس پلیٹ ریڈرز اور سماجی سگنلز کا تجزیہ کر کے "ہیٹ لسٹس" یا رسک سکورز پیدا کرتی ہیں۔

جدید سسٹمز احتمال پر کام کرتے ہیں۔ افراد کو نشانہ نہیں بنایا جاتا کیونکہ وہ عمل کریں گے، بلکہ اس لیے کہ وہ احصائی طور پر ان لوگوں سے ملتے جلتے ہیں جنہوں نے کیا۔

بندیلی نفیس مگر گہری ہے:

افراد کو اب بنیادی طور پر ان کے اعمال پر نہیں، بلکہ احتمالی منظر نامے میں ان کی پوزیشن پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔

شک ساختاری ہو جاتا ہے۔ مسلسل پیدا ہوتا ہے نہ کہ الگ واقعات سے متحرک۔

## VII. استنباط کے دور میں قانون

جنرل ڈیٹا پروٹیکشن ریگولیشن جیسی قانونی فریم ورکس رضامندی، شفافیت اور کم سے کم کاری کے ذریعے حدود عائد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم وہ ساختاری رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہیں۔

زیادہ تر قانونی نظام ڈیٹا کو ایک شے کے طور پر منظم کرتے ہیں۔ جدید پروفائلنگ اپنی طاقت تعلقات اور استنباطات سے حاصل کرتی ہے، جن کی تعریف، مشاہدہ یا پابندی کرنا بہت مشکل ہے۔

اضافی چیلنجز میں شامل ہیں:

- دائرہ اختیار میں مسلسل ڈیٹا فلو

- قومی سلامتی اور “مشروع مفادات” کے لیے وسیع استثناء
- اور sight کے خلاف مزاحم غیر شفاف الگور تھمک سسٹمز

نتیجہ ایک مستقل عدم مطابقت ہے:

ریکارڈز کے دور کے لیے ڈیزائن کیے گئے قانونی فریم ورکس مسلسل، پیش گوئی کرنے والے استنباط کے دور کو حکمرانی کرنے میں جدوجہد کرتے ہیں۔

## VIII. طاقت کا عدم توازن

صنعتی پروفائٹنگ ایک ساختاری عدم توازن پیدا کرتی ہے۔

افراد جدید زندگی میں شرکت کے ذریعے مسلسل ڈیٹا پیدا کرتے ہیں۔ گریز ممکن ہے مگر مہنگا اور نامکمل۔ اس دوران:

- کمپنیاں رازداری سے محفوظ غیر شفاف سسٹمز برقرار رکھتی ہیں
- ریاستیں قانونی اختیار یا شراکت داری کے ذریعے ڈیٹا تک رسائی اور انضمام کرتی ہیں
- تکنیکی پیچیدگی احتساب کو چھپاتی ہے

نتیجہ ایک واضح عدم توازن ہے:

بہت سے کو قابل فہم بنا دیا جاتا ہے؛ طاقتور نسبتاً غیر شفاف رہتے ہیں۔

## IX. داخل کاری: پروفائٹنگ اور رویے کی خود ضابطہ کاری

اپنے ادارہ جاتی اور تکنیکی پہلوؤں سے باہر، پروفائٹنگ کی صنعت کاری ایک گہرا نفسیاتی تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ نگرانی اب صرف بیرونی قوت کے طور پر کام نہیں کرتی؛ بلکہ اندرونی طور پر ضم ہو جاتی ہے۔

اس ڈائنامکس کی پیش گوئی میٹیل فو کو نے اپنے پیناٹیکون کے تجزیے میں کی تھی: جیری می نینتھم کا نظریاتی جیل ڈیزائن جس میں قیدی ایک ایسے مرکزی مبصر کو دیکھتے ہیں جسے وہ نہیں دیکھ سکتے، وہ انضباط کو اندرونی بنا لیتے ہیں اور مسلسل دیکھے جانے کے غیر یقینی کے تحت اپنے رویے کو خود منظم کرتے ہیں۔ پیناٹیکون کی طاقت مسلسل مشاہدے میں نہیں بلکہ اس کے توقع میں ہے۔

صنعتی پروفائلنگ اس منطق کو ڈرامائی طور پر وسعت دیتی ہے۔ افراد ایسی ماحولیات میں کام کرتے ہیں جہاں ان کے اعمال ریکارڈ، تجزیہ اور غیر شفاف طریقوں سے تشریح کیے جاسکتے ہیں۔ مصروفیت کو بہتر بنانے والی پلیٹ فارمز یا خطرے کا جائزہ لینے والی ریاستیں۔ نتیجہ خود ضابطہ کاری کی طرف تبدیلی ہے۔

یہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے:

- پوسٹس، سرچیز یا ایسوسی ایشنز میں خود سنسر شپ
- مخصوص گروہوں، موضوعات یا مقامات سے گریز
- خطرے کے سکورز کو کم کرنے کے لیے محسوس کردہ اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی
- ڈیجیٹل اور جسمانی سیاق و سباق میں رویے کی ترمیم

اہم بات یہ ہے کہ یہ موافقت واضح جبر کی ضرورت نہیں رکھتیں۔ وہ توقع سے پیدا ہوتی ہیں۔

کنٹرول نہ صرف اس سے کیا جاتا ہے جو سسٹمز کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی جو افراد کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

اثرات افراد سے آگے پھیلتے ہیں۔ جب لوگ خود سنسر کرتے اور خود چھانٹتے ہیں تو پیدا ہونے والا ڈیٹا نمونوں کو مضبوط کرتا ہے، مستقبل کی پیش گوئیوں کو شکل دیتا ہے۔ سسٹم نہ صرف حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ بلکہ اسے خفیہ طور پر دوبارہ شکل دیتا ہے، جو تعمیل کو معمول بنانے والی فیڈبک لوپس پیدا کرتا ہے۔

## X. منتخب نگرانی کا خاتمہ

پروفائلنگ ایک بنیادی تبدیلی سے گزری ہے:

- ہدف شدہ سے عالمگیر
- دستی سے خودکار
- پس منظر سے پیش گوئی کرنے والی
- جزوی سے متحد

پرانی سسٹمز رکاوٹ۔ لاگت، وقت، انسانی توجہ۔ سے محدود تھیں۔ صنعتی سسٹمز ان رکاوٹوں کو ہٹا دیتے ہیں۔ نگرانی محیطی ہو جاتی ہے۔ شمولیت ڈیفالٹ بن جاتی ہے۔

اس اصول نے کہ ڈیٹا کو صرف فوری مقصد کی خدمت کرنی چاہیے، ایک ایسے پیراڈائم کے لیے راستہ دیا ہے جس میں تمام ڈیٹا ممکنہ طور پر قابل استحصال ہے۔

## XI. اختتام: شرکت کی قیمت

پوسٹل سیکریسی سے ڈیجیٹل ڈیٹا فیوزن تک کا لمبا قوس ایک مستقل نمونہ ظاہر کرتا ہے: ہر تکنیکی توسیع پروفائٹنگ کے دائرے کو بڑھاتی ہے، جبکہ قانونی اور سماجی رد عمل چھپے رہ جاتے ہیں۔ موجودہ کو الگ کرنے والی بات اس کی ساخت ہے۔ پروفائٹنگ اب مخصوص افراد کی طرف ہدف شدہ سرگرمی نہیں۔ بلکہ ایک انفراسٹرکچر ہے جس کے اندر افراد موجود ہیں۔

”دلچسپی کے حامل شخص“ کی قسم تحلیل ہو جاتی ہے۔ ہر کوئی مسلسل تشخیص کا نشانہ بن جاتا ہے۔

یہ تبدیلی نہ صرف ریاستی طاقت سے، بلکہ معاشی محرکات سے بھی برقرار رہتی ہے۔ جو پلیٹ فارمز مفت لگتے ہیں وہ رویے کے ڈیٹا نکالنے سے چلتے ہیں۔ جملہ ”اگر آپ پروڈکٹ کے لیے ادائیگی نہیں کر رہے تو آپ خود پروڈکٹ ہیں“ ایک بصیرت کو پکڑتا ہے۔ لیکن حقیقت کو کم کر کے پیش کرتا ہے۔

جو پیدا کیا جاتا ہے وہ فرد نہیں، بلکہ فرد کا پیش گوئی کرنے والا ماڈل ہے۔ پورٹیبیل، قابل عمل اور اکثر اس شخص کے لیے ناقابل رسائی جس کی وہ نمائندگی کرتا ہے۔

ایک مرکزی چیلنج ادراک اور حقیقت کے درمیان خلا میں ہے۔

پہلے، لوگ جو معلوم ہے اس کے اثر کو کم سمجھتے ہیں۔ پروفائٹنگ ایسوسی ایشن کے ذریعے کام کرتی ہے۔ تعلقات۔ ماضی کے، کمزور یا بالواسطہ۔ نتائج کو شکل دے سکتے ہیں۔ جو شخص بعد میں ناپسندیدہ بن جائے اس سے تعلق موقع پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ کسی کا فیصلہ نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ تعلقئی طور پر کیا جاتا ہے۔

دوسرے، لوگ جو جانا جا سکتا ہے اس کے دائرے کو کم سمجھتے ہیں۔ سسٹمز حساس خصوصیات۔ سیاسی، مذہبی، جنسی، معاشی۔ کا استنباط صریح انکشاف سے نہیں بلکہ نمونوں سے کرتے ہیں۔ یہ استنباطات درستگی سے قطع نظر عملی ہو جاتے ہیں۔

افراد کا جائزہ نہ صرف اس پر کیا جاتا ہے جو وہ ظاہر کرتے ہیں، بلکہ جو استنباط کیا جا سکتا ہے۔ اور جن سے وہ

جڑے ہوئے ہیں۔

ڈیجیٹل زندگی میں شرکت اس طرح ایک مضر تبادلہ بن جاتی ہے: سہولت کے بدلے فہم۔ یہ تبادلہ نہ تو شفاف ہے اور نہ ہی قابلِ گفت و شنید۔

چیلنج ڈیٹا فائیکیشن کو روکنا نہیں، بلکہ اسے محدود کرنا ہے۔ رکاوٹ بحال کرنا، حدود نافذ کرنا، اور احتساب یقینی بنانا۔

مرکزی سوال واضح ہے:

کیا مداخلت اس سے پہلے ہوگی کہ مستقل پروفائٹنگ کی انفراسٹرکچر اتنی گہری جڑیں پکڑ لے کہ اسے معنی خیز طور پر چیلنج کرنا مشکل ہو جائے؟

ایسی مداخلت کے بغیر، شرکت کی قیمت صرف ڈیٹا نہیں۔ بلکہ مشاہدہ کیے جانے، استنباط کیے جانے اور آخر کار تعریف کیے جانے کے درمیان کی حد کا تدریجی زوال ہے۔